باب۔۱۱

باجماعت نماز

[وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ،(البقرۃ:۴۳)]

[إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّــهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّــهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ ،(التوبۃ:۱۸)]

حدیث۶۱۴: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز باجماعت ادا نہ کرنے والوں پر سخت وعید فرمائی ہے۔راوی:ابوہریرہؓ۔

حدیث۶۱۵ تا۶۱۸: آنحضورؐ نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز کے مقابل ۲۷ گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے۔ (دوسری، تیسری اور چوتھی حدیث میں راویوں نے ۲۵ گنا زیادہ ثواب بتایا ہے)۔اور(ابوہریرہؓ یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ) : نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ فجر کا وقت رات اور دن کے فرشتوں کی تبدیلی کا ہوتا ہے۔اور اس کی دلیل قرآن کی یہ آیت ہے، إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا،[یعنی فجر کے وقت قرآن کا پڑھنا(دل میں) حضوری کی کیفیت لاتا ہے،(سورۃ الاسراء:۷۸)]۔ راویان:عبداللہ بن عمرؓ،ابوسعیدؓ،ابوہریرہؓ۔(دیکھیں حدیث ۴۶۱)۔

حدیث۶۱۹: ایک روز ابودرداءؓ سخت غصے کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے۔ میں نے ان سے اس غصے کا سبب پوچھا تو انھوں نے کہا۔خدا کی قسم !اب مسلمان دین محمدیؐ کی کسی بات پر عمل نہیں کر رہے ہیں سوائے جماعت سے نماز پڑھ لینے کے۔راوی:امّ درداءؓ۔

۔۔۔(یہ روایت تیسرے دورِ خلافت اور ابودرداءؓ کے آخری زمانے سے تعلق رکھتی ہے۔۔۔مؤلف)۔

حدیث۶۲۰: نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ نماز کا اسی قدر زیادہ ثواب ان کو ملتا ہے جو مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے جتنی جتنی دور سے آتے ہیں۔راوی:ابوموسیٰؓ۔

حدیث۶۲۱: آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ پانچ لوگ شہید ہیں۔(۱)جو طاعون سے مرے(۲)جو پیٹ کے مرض میں مرے(۳)جو دب کر مرے(۴) جو ڈوب کر مرے(۵)اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا۔اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ اذان دینے والا، پہلی صف میں شامل ہونے والا اور اوّل وقت میں نماز کو ادا کرنے والا زیادہ مستحق ثواب ہے۔راوی:ابوہریرہؓ۔(دیکھیں حدیث ۵۸۶)۔

حدیث ۶۲۲: رسول مکرمؐ فرماتے ہیں کہ جو مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنے کے لیے دور سے چل کر آتے ہیں انہیں زیادہ ثواب ملتا ہے۔ ہر اُٹھتا قدم باعث ثواب ہوتا ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۲۰)۔

حدیث ۶۲۳: نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ فجر اور عشا کی نمازیں منافقین پر گراں گذرتی ہیں۔ لیکن میری تاکید ہے کہ ان نمازوں کو اپنے وقت پر ضرور ادا کرتے رہو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۲۴: مجلس نبویؐ سے اٹھ کر دو اشخاص جانے لگے تو آنحضرتؐ نے ان کو ہدایت فرمائی کہ جب نماز کا وقت آجائے تو اذان دو اور تم دونوں میں جو بڑا ہو وہ تمھارا امام بن جائے۔ راوی: مالک بن حویرثؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۸ اور ۶۰۰)۔

حدیث ۶۲۵: رسول اکرمؐ کا فرمانا ہے کہ جب کوئی شخص وضو کر کے مصلے پر نماز کی خاطر انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تو اس دوران فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ اس کو بخش دے اور اس پر رحم کرے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۵ اور ۴۳۰)۔

حدیث ۶۲۶: حضورؐ نے فرمایا کہ ان آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا۔ (۱) عادل حاکم۔ (۲) ایسا شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے [یعنی پابندی سے باجماعت مسجد میں نماز پڑھنے والا]۔ (۳) ایسے دو اشخاص جو آپس میں خالص اللہ کے لیے دوستی کریں۔ (۴) وہ جو زنا کی دعوت پر خوفِ خدا کی وجہ سے انکار کر دے۔ (۵) چھپا کر صدقہ کرنے والا۔ (۶) اور خلوت میں اللہ کو یاد کر کے آنسو بہانے والا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۲۷: آپؐ نے ایک بار نصف شب تک تاخیر فرمائی پھر عشا کی نماز ادا فرمائی۔ پھر آپؐ نے ہم سے فرمایا کہ سب تو نماز پڑھ کر سونے چلے گئے مگر تم لوگ انتظار کرتے رہے۔ دراصل تمھارا یہ انتظار بھی نماز کی طرح عبادت کے برابر تھا۔ راوی: حمیدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۴۲)۔

حدیث ۶۲۸: صبح و شام (جماعت سے نماز ادا کرنے کے لیے) مسجد جانے والے کی اللہ تعالیٰ جنت میں اسی قدر مہمانی کا اہتمام کرے گا جس قدر کہ وہ گیا ہو گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۲۹: نماز فجر میں ایک شخص اُس وقت دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا گیا جب کہ جماعت کے لیے اقامت کہی جا چکی تھی۔ نماز ختم ہونے کے بعد حضورؐ کے گرد ہم سب جمع ہو گئے۔ پھر خود آنحضورؐ نے اس شخص سے سوال کیا کہ کیا فجر کی نماز میں ۴ رکعتیں ہوتی ہیں؟ راوی: مالک بن بحینہؓ۔ ۔۔۔ (یعنی جب اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے ۔۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۶۳۰: حضرتہ عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری مرض کے دنوں کا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ نماز کا وقت ہوا تو آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا "ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں"۔ عرض کیا کہ ابو بکرؓ نرم دل کے مالک ہیں، غالباً وہ اس صورتحال میں امامت کے دوران اپنی شدتِ غم کو قابو نہ کر پائیں۔ حضورؐ نے دوبارہ وہی فرمایا تب بھی ہم میں ہمت نہ ہوئی۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا "تم یوسفؑ کو گھیرنے والی عورتوں کی طرح ہو، جاؤ اور ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں"۔ اس حکم کے بعد حضرت ابو بکرؓ امامت کے مقام پر پہنچے۔ پھر نبی اکرمؐ دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں داخل ہوئے اور ابو بکرؓ کے پاس پہنچ کر ان کے بائیں جانب تشریف فرما ہوگئے۔ پھر آپؐ اور تمام مسجد میں موجود افراد نے حضرت ابو بکرؓ کی امامت میں نماز ادا کی۔ راوی: ابراہیم الاسودؓ۔

حدیث ۶۳۱: رسول اکرمؐ نے آخری مرض کے دنوں میں اپنی تمام بیبیوں سے اس بات کی اجازت مانگی کہ وہ میرے گھر میں مستقل تیمارداری کی خاطر قیام کر سکیں۔ سب نے اجازت دے دی۔ پھر حضورؐ، حضرت علی کرم اللہ وجہ اور حضرت عباسؓ کے سہارے سے میرے گھر پہنچے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۶)۔

حدیث ۶۳۲: ابن عمرؓ نے ایک شدید سرد رات میں عشا کی اذان دی اور اس کے بعد "الاصلوا في رحالكم" (یعنی اپنے اپنے گھروں میں نماز ادا کرلو) بھی پکار دیا۔ پھر اپنے اس عمل کی وضاحت میں بتایا کہ ایسا پہلے بھی حضورؐ حکم دیا کرتے تھے۔ راوی: نافعؒ۔ (دیکھیں حدیث ۵۸۷ اور ۶۰۲)۔

حدیث ۶۳۳: عتبانؓ نابینا امام تھے۔ انھوں نے آنحضرتؐ سے درخواست کی تھی کہ خصوصاً بارش کے دنوں میں وہ باہر نکلنے سے قاصر ہو جاتے ہیں لہٰذا اگر حضورؐ ایک بار ان کے گھر آکر کسی جگہ کو اپنی نماز سے شرف یاب فرمادیں تو وہ اس کو مستقل طور پر امامت کی جگہ بنالیں۔ آپؐ نے ان کی یہ درخواست مان لی تھی۔ راوی: محمود بن ربیع انصاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۰ اور ۴۱۱)۔

حدیث ۶۳۴: بارش کے سبب باہر بہت کیچڑ ہوگئی تھی۔ اُس روز ابن عباسؓ خطبہ دے رہے تھے۔ نماز کا وقت آیا تو انہوں نے موذن سے کہا کہ پہلے اذان دو اور پھر "صلوا في رحالكم" پکار دو۔ وہاں موجود لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ لگتا ہے تم لوگوں کو میری یہ بات کچھ اچھی نہ لگی۔ لیکن میں تمھیں بتاتا ہوں کہ یہ بات اُس ہستی نے کی ہے جو مجھ سے کہیں زیادہ بہتر ہے، (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے)۔
راوی: عبداللہ بن حارثؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۸۷، ۶۰۲ اور ۶۳۲)۔

حدیث ۶۳۵: ایک مرتبہ اتنی بارش ہوئی کہ مسجد نبویؐ کی کھجور کی چھت ٹپکنے لگی۔ اقامت کے بعد نماز ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حضورؐ پانی اور مٹی میں سجدہ فرمارہے ہیں۔ کیچڑ آپؐ کی پیشانیٔ مبارک پر لگ گیا تھا۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۶۳۶: نبی کریمؐ کے پاس ایک انصاری پہنچا اور عرض کیا کہ میں معذور ہوں، بہت موٹا ہو گیا ہوں، لہٰذا آپؐ کے ساتھ جماعت میں شامل نہیں ہو پاتا۔ پھر اُس نے آپؐ کو اپنے گھر پر کھانے کی دعوت دی جسے آپ نے قبول فرمالیا۔ جب آنحضورؐ اس کے گھر پہنچے تو تقریباً چاشت کا وقت تھا۔ آپؐ نے یہاں پہنچ کر دو رکعت نماز پڑھی۔ کسی نے مجھ سے اُس وقت دریافت کیا کہ کیا تم نے اس سے پہلے حضورؐ کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ میں نے کہا کبھی نہیں۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۶۳۷ تا ۶۴۰: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تمھارے سامنے کھانا رکھ دیا جائے اور اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو اور اس میں عجلت بھی نہ کرو۔ (آخری حدیث میں یہ بھی ہے کہ): ایک بار آپؐ گوشت کھارہے تھے کہ اقامت ہوگئی۔ آنحضورؐ اٹھے اور راست نماز کی طرف تشریف لے گئے۔ آپؐ نے اس وقت تازہ وضو کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

راویان: حضرتہ عائشہؓ، انس بن مالکؓ، ابن عمرؓ اور عمرو بن امیہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۵، ۲۰۶)۔

حدیث ۶۴۱: میں نے حضرتہ عائشہؓ سے پوچھا کہ نبی اکرمؐ جب گھر میں ہوتے ہیں تو کن کاموں میں مصروف ہوتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ نبی معظمؐ گھر والوں کی محنت کے کاموں میں مدد فرماتے ہیں۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو مسجد چلے جاتے ہیں۔ راوی: اسودؒ۔

حدیث ۶۴۲: ایک مرتبہ مالک بن حویرثؓ ہماری مسجد میں پہنچے اور کہا کہ میں تمھارے سامنے ایسی نماز پڑھتا ہوں جیسے ہمارے حضورؐ ادا فرماتے۔ پھر آپ نے اس بات کی خصوصی وضاحت کی کہ آپؐ سجدے سے اٹھ کر دوسری رکعت میں جانے سے پہلے ایک لمحے کو پوری طرح بیٹھ جاتے تھے۔ راوی: ابو قلابہؒ۔

حدیث ۶۴۳: (حضرت ابو بکرؓ کی امامت، بہ طور جانشین رسول): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۳۰۔ (البتہ اس کے راوی کی نام میں تبدیلی ہے)۔ راوی: ابو موسیٰؓ۔

حدیث ۶۴۴: جب آنحضرتؐ آخری مرض میں مبتلا ہو گئے تو مجھ سے کہا "جاؤ اور ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز کی امامت کریں"۔۔ میں، حفصہؓ کے پاس (یعنی حضرت عمرؓ کی صاحبزادی اور حضورؐ کی زوجہ کے پاس)

گئی اور کہا کہ تم جاؤ اور کہو کہ حضرت عمرؓ کو یہ کام دے دیں، کیوں کہ حضرت ابو بکرؓ اپنی نرم دلی کے سبب شاید اپنے میں یہ ہمت نہ پا سکیں۔ حفصہؓ گئیں اور ایسے ہی کہہ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم یوسفؑ کو گھیرنے والی عورتوں کی طرح ہو، جاؤ اور ابو بکر سے کہو کہ وہ نماز پڑھائیں"۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۳۰)۔

حدیث ۶۴۵: نبی اکرمؐ کے آخری مرض کے دوران حضرت ابو بکرؓ نمازوں کی امامت فرماتے رہے۔ پیر کا روز تھا، لوگ صف بندی کر چکے تھے کہ آپؐ کے حجرے کا پردہ ہٹا۔ حضورؐ باہر تشریف لائے اور ہم سب کی طرف دیکھنے لگے۔ آنحضرتؐ کا چہرۂ مبارک قرآن کے صفحے کی طرح دمک رہا تھا۔ آپؐ بشاشت سے مسکرائے۔ آپؐ کو دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ پیچھے ہٹنے لگے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں۔ آپؐ نے اشارہ فرمایا کہ نہیں تم اپنی (نماز کی امامت) معمول کے مطابق جاری رکھو۔ اور واپس تشریف لے گئے۔۔۔ اُسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۴۶ تا ۶۴۸: (حضرت ابو بکرؓ کی امامت کے لیے جانشینی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۳۰ اور حدیث ۶۴۳ تا ۶۴۵۔ راویان: انسؓ، حمزہ بن عبد اللہؓ اور حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۶۴۹: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قبیلہ بن عمر اور بن عوف میں صلح کروانے کی خاطر باہر تشریف لے گئے تھے۔ نماز کا وقت ہوا تو مؤذن نے حضرت ابو بکرؓ سے پوچھا کہ اگر آپ امامت فرما لیتے ہیں تو میں اقامت کہتا ہوں۔ انھوں نے اجازت دے دی اور نماز شروع کر دی۔ کچھ ہی دیر میں آنحضرتؐ تشریف لے آئے اور پہلی صف میں شامل ہو گئے۔ چوں کہ حضرت ابو بکرؓ اپنی نماز کی طرف اس قدر متوجہ تھے کہ انھیں اس تبدیلی کا احساس نہ ہو سکا۔ جس پر لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں تاکہ حضرت ابو بکرؓ حضورؐ کی آمد کو محسوس کر لیں۔ چناں چہ ابو بکرؓ کی آنحضرتؐ پر نظر پڑی تو بہ اصرار پیچھے ہٹ گئے۔ آنحضرتؐ آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ نماز ختم ہوئی تو فرمایا "اے ابو بکر! میں نے تمھیں نماز کو مکمل کرنے کا حکم دیا تھا پھر کیوں نہ تعمیل کی"۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا "ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں کی رسول معظمؐ کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے"۔ پھر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ نماز میں اگر امام سے کچھ کہنا ہو تو سبحان اللہ کہہ دیا کرو۔ تالی بجانا تو عورتوں کا کام ہے۔ راوی: سہل بن سعد الساعدیؓ۔

حدیث ۶۵۰: ارشادِ نبیؐ ہے کہ سفر کی حالت میں نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک کو چاہیے کہ اذان دے، پھر اقامت کہے۔ اس کے بعد تم میں سے جو بزرگ ہے وہ امامت کرے۔ راوی: مالک بن حویرثؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۸، ۶۰۰ اور ۶۲۴)۔

حدیث ۶۵۱: میری خواہش پر آنحضرتؐ میرے گھر تشریف لائے اور میرے گھر میں (برکت کے لیے) نماز پڑھی۔ یہ نماز باجماعت گھر کے اس مقام پر ادا کی گئی جہاں خود میں نے اس کا انتظام کیا تھا۔ راوی: عتبان بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۱۰ اور ۴۱۱)۔

حدیث ۶۵۲: میں حضرت عائشہؓ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ رسول اکرمؐ کے آخری مرض کی کچھ کیفیت ہمیں بتائیے۔ انھوں نے بتایا کہ جب آپؐ بیمار تھے تو آپؐ نے پوچھا "کیا تم لوگوں نے نماز پڑھ لی؟" ہم نے عرض کیا "ہم سب آپؐ کے منتظر ہیں"۔ آپؐ نے فرمایا "میرے لیے طشت میں پانی رکھ دو"۔ ہم نے حکم کی تعمیل کی۔ آپؐ نے غسل کرنا چاہا لیکن آپؐ بے ہوش ہوگئے۔ پھر کچھ دیر بعد یہی تمام باتیں دوسری بار ہوئیں اور دوسری بار بھی بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے تو آنحضورؐ نے حضرت ابو بکرؓ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی امامت کریں۔ رسول کریمؐ، کچھ دیر کے بعد حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ کے سہارے سے مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کے برابر میں جا کر بیٹھ گئے۔ ابو بکرؓ نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی لیکن آپؐ نے اصرار کیا کہ وہ ہی نماز پڑھائیں۔ راوی: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۳۰، ۶۳۱ اور احادیث ۶۴۳ تا ۶۴۸)۔

حدیث ۶۵۳: حضورؐ جب شدید بیمار ہوئے تو آپؐ نے گھر ہی میں نماز بیٹھ کر ادا کی۔ لیکن لوگ وہاں بھی پہنچ گئے اور آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آنحضورؐ نے فرمایا "امام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور وہ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اٹھائے تو ربنا ولک الحمد کہہ کر تم بھی سر اٹھاؤ۔ اور وہ جب بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۹)۔

حدیث ۶۵۴: آنحضورؐ ایک بار گھوڑے پر سواری فرما رہے تھے کہ اس پر سے گر گئے جس کی وجہ سے جسم مبارک زخمی ہو گیا۔ آپؐ نے نماز بیٹھ کر پڑھی تو ہم نے بھی بیٹھ کر نماز ادا کی۔

Siddiqui Publications

جب نماز سے فارغ ہوئے تو آنحضورؐ نے فرمایا "امام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور وہ جب بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو"۔ حمیدؒ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ نبی کریمؐ کی پہلی بیماری کا ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنے آخری مرض میں بھی نماز بیٹھ کر ادا فرمائی۔ لیکن ہم نے کھڑے ہو کر آپؐ کے پیچھے نماز ادا کی۔ اور آپ نے ہمیں بیٹھنے کا حکم نہیں دیا۔۔۔ ہمیں چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر سے آخر فعل پر عمل کریں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۵۵: رسول کریمؐ جب تک سمع اللہ لمن حمدہ نہ فرمادیتے ہم رکوع سے سر نہ اٹھاتے۔ اور ہم اس وقت تک اپنی پیٹھ نہ جھکاتے جب تک آپؐ سجدے میں نہ چلے جاتے۔ ہم آپؐ کے بعد سجدے میں جایا کرتے۔ راوی: برا ابن عازبؓ۔

حدیث ۶۵۶: رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھالیتا ہے وہ اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ اللہ اس کے سر کو، یا اس کی صورت کو، گدھے جیسا بنادے گا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۵۷: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبا پہنچنے سے پہلے جو مہاجرین یہاں پہنچے تھے ان کا قیام، عصبہ میں تھا۔ اور ان کی امامت کے فرائض سالمؓ ادا کیا کرتے تھے کیوں کہ وہ قرآن کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۶۵۸: نبی کریمؐ فرماتے ہیں کہ اگر تم پر کوئی بدرُو حبشی بھی حاکم بنادیا جائے تب بھی اس کی سنو اور اطاعت کرو۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۵۹: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ (امام) جو تمھیں نماز پڑھاتے ہیں اگر یہ ٹھیک ٹھیک پڑھائیں گے تو تمھارے لیے ثواب ہے۔ لیکن اگر یہ غلطی کریں گے تب بھی تمھارے لیے تو ویسا ہی ثواب ہے، مگر خود ان پر گناہ ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۶۰: ہر طرح کے حاکم کی اطاعت کیا کرو۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں اوپر بیان کردہ حدیث ۶۵۸)۔

حدیث ۶۶۱ تا ۶۶۳: میں اپنی خالہ حضرتہ میمونہؓ کے پاس ٹھہرا۔ اس روز آنحضرتؐ عشا کی نماز پڑھ کر یہاں تشریف لے آئے۔ پہنچ کر پہلے ۴ رکعت نماز پڑھی پھر سو گئے۔ کچھ دیر بعد اٹھے اور نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپؐ کے برابر میں آکر بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے مجھے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پہلے ۵ رکعتیں پڑھیں اور پھر ۲ رکعتیں ادا کیں۔ اس کے بعد آپ سو گئے۔ (حدیث ۶۶۲ میں ابن عباسؓ نے کل ۱۳ رکعتوں کا ذکر کیا ہے)۔ اس کے بعد آپؐ نماز فجر کے لیے مسجد تشریف لے گئے۔۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۸ اور ۱۸۲)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۶۴: معاذ بن جبلؓ، مسجد نبویؐ سے عشا پڑھ کر گھر لوٹتے تو قوم کی امامت کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ انھوں نے ایک مرتبہ نماز میں سورۃ البقرۃ شروع کر دی۔ اس پر ایک شخص نماز چھوڑ کر چلا گیا تو معاذؓ کو بہت دکھ ہوا۔ اس بات کی خبر جب آنحضرتؐ کو ہوئی تو آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا، "(معاذ!) تم لوگوں کو آزمائش میں ڈال رہے ہو"۔ اور ہدایت فرمائی کہ اوسط سورتیں پڑھا کرو۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۶۶۵، ۶۶۶: آپؐ کا ارشاد ہے کہ امام کو چاہیے کہ ہلکی نمازیں پڑھائے۔ کیوں کہ مقتدیوں میں ضعیف، بوڑھے اور کام پر جانے والے افراد ہوتے ہیں۔ (دوسری حدیث میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ): کوئی اپنی نماز پڑھے تو جس قدر چاہے طول دے۔ راویان: ابو مسعودؓ، ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۶۷، ۶۶۸: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جب یہ علم میں آتا کہ امام طویل قراءت کیا کرتے ہیں تو آپ بہت خفا ہو کر فرماتے کہ ایسا کرنا لوگوں کو عبادت سے متنفر کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔ اور ہمیشہ حکم فرماتے کہ امامت کرتے وقت نمازیں ہلکی رکھو۔ راویان: ابو مسعودؓ اور جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث ۶۶۹: آنحضرتؐ نماز مختصر، مگر پوری پڑھا کرتے تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۷۰ تا ۶۷۳: آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ جب میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ نماز کو طول دوں۔ مگر جب بچوں کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو خیال ہوتا ہے کہ کہیں ان کی مائیں تکلیف میں نہ آجائیں۔ لہٰذا اپنی نماز میں اختصار کر دیتا ہوں۔ راویان: ابو قتادہؓ اور انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۷۴: معاذ بن جبلؓ، مسجد نبویؐ سے عشا کی نماز پڑھ کر گھر لوٹتے تو قوم کی امامت کیا کرتے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۶۴)۔

حدیث ۶۷۵، ۶۷۶: (حضرت ابو بکرؓ کی بہ طور جانشین نبیؐ، امامت): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۶۳۰، احادیث ۶۴۳ تا ۶۴۸ اور حدیث ۶۵۲۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۷۷، ۶۷۸: حضورؐ نے ایک مرتبہ ۴ رکعت والی نماز کی جگہ صرف ۲ رکعت نماز ادا کر کے نماز ختم کر دی۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا نماز میں کمی کر دی گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ آپؐ نے اس سوال کی پہلے دوسروں سے تصدیق کر لی۔ اور پھر ۲ مزید رکعتیں پڑھیں۔ اور آخر میں ۲ اضافی سجدے (سجدہ سہو) ادا فرمائے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۰، ۳۹۳ اور ۴۶۴)۔

حدیث ۶۷۹: (حضرت ابو بکرؓ کی امامت سے متعلق نبی کریمؐ کا حکم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۶۳۰، احادیث ۶۴۳ تا ۶۴۸، اور حدیث ۶۵۲)۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۸۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کرلیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے چہروں میں بھی اختلاف ڈال دے گا۔ راوی: نعمان بن بشیرؓ۔

حدیث ۶۸۱، ۶۸۲: نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو درست کرو اور مل کر کھڑے رہو۔ میں تمھیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھ سکتا ہوں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۰۵، ۴۰۶)۔

حدیث ۶۸۳: (اس حدیث میں آنحضرتؐ کے کئی ارشادات بیان کیے گئے ہیں): (۱) جو ڈوب کر مرے، پیٹ کے مرض میں مرے، طاعون میں مرے یا دب کر مرے، شہید کہلائے گا۔ (۲) ابتدائے وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ (۳) عشا اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کرنا بہت زیادہ افضل ہے۔ (۴) پہلی صف میں نماز پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۸۶، ۶۱۴ اور ۶۲۱)۔

حدیث ۶۸۴: آپؐ نے فرمایا، "امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم ربنا ولك الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور وہ جب بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۵۳ اور ۶۵۴)۔

حدیث ۶۸۵ تا ۶۸۷: ارشاد نبویؐ ہے کہ اپنی صفوں کو برابر کرو اس لیے کہ یہ نماز کو درست کرنے کا جز ہے۔ (حدیث ۶۸۷ میں یہ بھی ہے کہ): ہم میں سے ہر شخص اپنا شانہ اپنے پاس والے کے شانے سے اور قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۸۰)۔

حدیث ۶۸۸: میں ایک رات رسول اکرمؐ کے پاس تھا۔ جب آپؐ تہجد کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپؐ کی بائیں جانب جاکر کھڑا ہوگیا۔ حضورؐ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کرلیا۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۸۲)۔

حدیث ۶۸۹: میں نے اور ایک لڑکے نے اپنے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی اور سب سے پیچھے میری والدہ امّ سلیمؓ تھیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۶۹۰: صرف ایک مقتدی ہو تو وہ دائیں جانب کھڑا ہوا کرے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۸۲ اور ۶۸۸)۔

حدیث ۶۹۱: آنحضرتؐ تہجد کی نماز اپنے حجرے میں پڑھا کرتے تھے۔ چوں کہ کمرے کی دیوار چھوٹی تھی لہٰذا لوگوں نے آپؐ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا۔ پھر انھوں نے باہر ہی

رہتے ہوئے آپؐ کے ساتھ نماز شروع کر دی۔ ایسا دو یا تین روز کیا۔ پھر چوتھی شب نماز کے لیے پہنچے تو اُس رات آپؐ نے نماز نہیں پڑھی۔ صبح آپؐ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا، "مجھے خوف ہو گیا تھا کہ اس طرح سے کہیں تم لوگوں پر رات کی نماز (تہجد) بھی فرض نہ کر دی جائے"۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۶۹۲، ۶۹۳: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جس کو آپؐ دن میں بچھا لیتے اور رات کو اس کا پردہ بنا لیتے۔ لوگوں نے اس پردے کو لٹکتا دیکھا تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر آنحضورؐ کی اقتدا میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ (دوسری حدیث میں اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ): آپؐ نے لوگوں کی عبادت کے اس شوق کو سراہا لیکن ان پر یہ بھی واضح فرما دیا کہ فرض نمازوں کے علاوہ افضل نماز وہ ہے جو اپنے گھروں میں پڑھی جائے۔ راویان: حضرت عائشہؓ اور زید بن ثابتؓ۔

حدیث ۶۹۴، ۶۹۵: آنحضورؐ ایک بار گھوڑے پر سواری فرما رہے تھے کہ اس پر سے گر گئے جس کی وجہ سے جسم مبارک زخمی ہو گیا۔ آپؐ نے نماز بیٹھ کر پڑھی تو ہم نے بھی بیٹھ کر نماز ادا کی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آنحضورؐ نے فرمایا "امام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ لہٰذا جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ اور وہ جب بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۵۴)۔

حدیث ۶۹۶: آنحضرتؐ نے فرمایا، "امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ، تو تم ربنا ولک الحمد کہو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور وہ جب بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۵۳، ۶۵۴ اور ۶۸۴)۔

حدیث ۶۹۷ تا ۷۰۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں شانوں کے برابر تک اٹھاتے۔ جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد دونوں کہتے۔ لیکن سجدے میں یہ عمل نہ کرتے تھے۔ راویان: عبداللہ بن عمرؓ، ابو قلابہؓ اور نافعؒ۔

حدیث ۷۰۲: نماز میں (قیام کے دوران) اپنا دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث۷۰۳،۷۰۴: آنحضرتؐ نے ہم سے ایک بار فرمایا کہ تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میرا منہ قبلہ کی طرف ہے۔ لیکن خدا کی قسم! تمھارا رکوع، تمھارا سجدہ اور تمھارا خشوع میں اپنی پشت سے بھی دیکھ سکتا ہوں۔[(دیکھیں حدیث ۴۰۵، ۴۰۶ اور ۶۸۱، ۶۸۲)۔ اور (دوسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ)] آپؐ نے رکوع اور سجود کو درست طریقے پر کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ راویان: ابوہریرہؓ اور انسؓ۔

حدیث۷۰۵: نبی کریمؐ اور حضرت ابوبکرؓ نماز کی ابتدا، الْحَمْدُ لِلَّـهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (یعنی سورۃ الفاتحہ) سے کرتے تھے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۷۰۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قراءت کے درمیان میں کچھ سکوت فرماتے تھے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ اس خاموشی میں آپ کیا پڑھتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا میں پڑھتا ہوں، اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد، [یعنی اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان میں ایسا فصل کر دے جیسا تونے مشرق اور مغرب کے درمیان کر دیا ہے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے جیسے صاف کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولے سے دھو ڈال]۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (نوٹ: حنفی اس موقع پر ثنا پڑھتے ہیں۔۔ مؤلف)۔

حدیث۷۰۷: ایک گرہن کے موقع پر آنحضرتؐ نمازِ کسوف پڑھنے کھڑے ہوئے تو آپ نے نہایت طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع، پھر طویل قیام، پھر طویل سجدے کیے۔ اسی طرح دوسری رکعت بھی طویل قیام، رکوع اور سجدوں کے ساتھ ادا فرمائی۔ اور نماز سے فراغت کے بعد فرمایا، "جنت میرے اتنے قریب ہوگئی تھی کہ اگر میں چاہتا تو اس کے خوشوں میں سے کوئی خوشہ تمھارے پاس لے آتا۔ اور دوزخ بھی میرے اتنی ہی قریب ہوگئی تھی۔ میں نے کہا اے رب! کیا میں اِن کے ساتھ رکھا جاؤں گا؟ پھر ایک عورت نظر آئی۔ اُس کو ایک بلی پنجہ مار رہی تھی۔ میں نے کہا اس کا کیا حال ہے؟ (فرشتوں نے کہا) اسے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی"۔ راوی: اسماءؓ (بنت ابوبکرؓ)۔

حدیث۷۰۸: نبی کریمؐ (بالخفی نمازوں یعنی) نماز ظہر اور عصر میں جو کچھ پڑھتے تو وہ آپؐ کی ڈاڑھی مبارک کے ہلنے سے محسوس ہو جاتا تھا۔ راوی: خبابؓ۔

حدیث۷۰۹: ہم جب نبی کریمؐ کے ساتھ نماز پڑھتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے تو کافی دیر کھڑے رہتے، یہاں تک کہ دیکھ لیتے کہ آپؐ سجدے میں چلے گئے ہیں۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۷۱۰: نبی اکرمؐ کے زمانے میں سورج کو گہن لگا تو آپؐ نے نماز کسوف پڑھی۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس نماز کے دوران کوئی چیز آپؐ نے اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر لی تھی اور پھر کچھ قدم پیچھے ہٹے تھے۔ یہ کیا تھا؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو اس کا ایک خوشہ لینا چاہا۔ اگر میں لے لیتا تو تم سب اس میں سے اس دنیا کے باقی رہنے تک کھاتے رہتے۔ راوی: عبد اللہ بن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۰۷)۔

حدیث ۷۱۱: نبی کریمؐ نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر چڑھے اور دونوں ہاتھوں سے قبلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نے تمھیں نماز پڑھانی شروع کی تو جنت اور دوزخ کی مثال اس دیوار کے قبلے میں دیکھی۔ میں نے آج کے دن کی طرح خیر اور شر کبھی نہیں دیکھی۔ اس بات کو آپؐ نے ۳ بار دہرایا۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۱۱)۔

حدیث ۷۱۲: نماز میں اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھانا درست نہیں۔ آپؐ نے سختی سے ایسا کرنے سے منع فرمایا اور یہ تک ارشاد ہوا کہ کہیں اس عمل سے تمھاری بینائی نہ لے لی جائے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۷۱۳: آنحضورؐ نے فرمایا کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا ایک قسم کی چوری ہے، جو کہ شیطان بندے کی نماز میں کر لیتا ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۷۱۴: نبی اکرمؐ نے ایک مرتبہ اون کے منقش کپڑوں میں نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپؐ نے فرمایا، اس کے نقوش نے میری توجہ ہٹا دی۔ اس کو لوٹا کر میرے لیے انبجانیہ (سوتی چادر) لا دو۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۴، ۳۶۵ اور ۳۶۶)۔

حدیث ۷۱۵: آپؐ نے فرمایا جب نمازی قبلہ رخ کھڑا ہوتا ہے تو اللہ اس کے روبرو ہوتا ہے۔ لہٰذا اس رخ پر نہ تھوکا کرو۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۴ تا ۴۰۴ اور ۵۰۲، ۵۰۳)۔

حدیث ۷۱۶: (حضرت ابو بکرؓ کی نمازوں کی امامت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں تفصیلی حدیث ۶۴۵۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۷۱۷: اہل کوفہ نے وہاں کے حاکم سعدؓ کی شکایت حضرت عمرؓ سے کی جس کے نتیجے میں عمارؓ کو وہاں کا حاکم مقرر کیا گیا اور سعدؓ کو واپس بلا لیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے سعدؓ سے دریافت کیا کہ بتاؤ اصل بات کیا ہوئی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ میں آنحضرتؐ کی اتباع میں نماز کی پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور آخری دو رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے سعدؓ سے کہا کہ اے ابو اسحاقؓ! مجھے تم سے ایسی ہی امید تھی۔ پھر آپ نے اپنے کچھ صحابہ کو سعدؓ کے ہمراہ کوفہ روانہ کیا اور کہا کہ وہاں کے لوگوں سے

معلوم کریں کہ آخر وہ کیا چاہتے ہیں۔ ان صحابہؓ نے ہر ہر مسجد جا کر سعدؓ کے متعلق پوچھا۔ ہر ایک نے ان کی تعریف ہی کی۔ البتہ جب بنی عبس کی مسجد میں پہنچے تو وہاں ایک شخص نے بتایا کہ اصل میں سعدؓ جہاد کے موقع پر نہ خود جاتے تھے اور نہ مالِ غنیمت کی تقسیم برابر کرتے تھے۔۔۔ لیکن اُس کی یہ بات سراسر جھوٹ تھی۔ چناں چہ سعدؓ نے اُس شخص کے لیے بد دعائیں کیں جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرما کر بعد میں سعدؓ کو سچ بھی ثابت کر دیا۔ راوی: جابر بن سمرہؓ۔

حدیث ۷۱۸: رسول اکرمؐ نے فرمایا اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ الفاتحہ نہ پڑھے۔ راوی: عبادہ بن صامتؓ۔

حدیث ۷۱۹: مسجد میں ایک شخص آیا اور آنحضرتؐ کے سامنے نماز پڑھی لیکن آپ نے اس سے تین بار دہروایا۔ پھر نماز کی تعلیم یوں دی۔ "جب تم کھڑے ہو تو تکبیر کہو، اس کے بعد جتنا قرآن یاد ہے اسے پڑھو، پھر رکوع کرو اور اطمینان میں آجاؤ، پھر سر اُٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو اور اطمینان میں آجاؤ، (پھر سجدے میں جا کر) سر اُٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اور پوری نماز اسی طرح ادا کرو"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۷۲۰: حضرت عمرؓ نے سعدؓ سے دریافت کیا کہ کوفہ میں تمھاری (۴ رکعت والی) نمازیں کیسی ہوتی تھی؟ انھوں نے بتایا کہ میں نماز کی پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور آخری دو رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے سعدؓ سے کہا تمھاری طرح میرا بھی یہی خیال ہے۔ راوی: جابر بن سمرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۱۷)۔

حدیث ۷۲۱ تا ۷۲۴: نبی کریمؐ نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی دو سورتیں پڑھتے۔ نماز فجر کی پہلی رکعت میں بڑی سورت اور دوسری میں چھوٹی سورت ہوتی۔ ایک بار ابو معمرؒ نے خبابؓ سے پوچھا کہ ظہر اور عصر کی نمازوں میں حضورؐ قرآن پڑھتے تھے وہ آپ کیسے پہچانتے تھے؟ وہ بولے کی ڈاڑھی کی جنبش سے۔ (اور یہ بھی کہ) کبھی کبھی کوئی آیت ہمیں سنائی دے جاتی تھی۔ راویان: ابو قتادہؓ، ابو معمرؒ۔ (دیکھیں حدیث ۷۰۸)۔

حدیث ۷۲۵ تا ۷۳۱: (یہ سات احادیث بتاتی ہیں کہ): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور عشا کی نمازوں میں مختلف چھوٹی بڑی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔ جیسے مغرب میں وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، اور وَالطُّوْرِ، عشا کی نماز میں اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ (مع سجدۂ تلاوت) اور وَالتِّيْنِ۔ صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرتؐ سے زیادہ خوش آواز اور اچھا پڑھنے والا نہیں سنا۔ راویان: ابن عباسؓ، زید بن ثابتؓ، جبیر بن مطعمؓ، ابورافعؓ، ابوہریرہؓ، عدی اور براءؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۷۳۲: کوفہ والوں کے بر خلاف حضرت عمرؓ اور سعدؓ دونوں اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ نماز کی پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں تخفیف کرتے تھے۔ راوی: جابر بن سمرہؓ۔ (دیکھیں تفصیلی حدیث ۷۱۷)۔

حدیث ۷۳۳: نبی کریمؐ ظہر کی نماز آفتاب کے کچھ ڈھلنے پر پڑھتے۔ عصر اس وقت پڑھتے کہ آدمی مدینہ کی انتہا تک لوٹ کر جا سکے۔ اور آفتاب میں زردی نہ آتی ہو، اور عشا میں تاخیر کو پسند فرماتے۔ آپؐ عشا کی نماز سے پہلے سونے کو، اور بعد میں، بات کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ فجر کی نماز اُس وقت پڑھتے جب آدمی ایک دوسرے کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نماز کی دونوں رکعتوں میں ۶۰ سے ۱۰۰ آیات تک کی تلاوت فرماتے۔ راوی: سیار بن سلامہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۱۲ اور حدیث ۵۳۹)۔

حدیث ۷۳۴: قرآن تمام نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ جن نمازوں میں آنحضرتؐ نے بلند آواز میں تلاوت فرمائی (یعنی فجر، مغرب اور عشا) ہم بھی انہیں بلند پڑھتے ہیں۔ اور جن میں آپؐ نے ہم سے چھپایا (یعنی ظہر اور عصر) تو ہم بھی انھیں آہستہ پڑھتے ہیں۔۔۔ اگر سورۃ الفاتحہ سے زیادہ پڑھو تو کافی ہے اور اگر اور زیادہ پڑھ لو تو بہتر ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۷۳۵: ایک بار (مشرک) جنوں کو آسمان کی خبریں لانے سے روک دیا گیا تھا۔ اُن کے لیے آسمان تک جانا ممنوع کر دیا گیا تھا اور اُن پر شعلے بھی پھینکے جا رہے تھے۔ اُن کی قوم نے اس کی وجہ تلاش کرنے کا فیصلہ کیا اور اپنی یہ تلاش ہر طرف پھیلا دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نخلہ کے مقام پر تھے اور سوق عکاظ کی طرف جا رہے تھے۔ فجر کا وقت ہو گیا تو نماز پڑھنے لگے۔ قرآن کی تلاوت جاری تھی کہ ان جنوں کا قریب سے گذر ہوا۔ انھوں نے آنحضرتؐ کی زبانِ مبارک سے قرآن سنا اور اس سے بے حد متاثر ہو گئے۔ وہ اپنی قوم کے لوگوں کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ ہم نے ابھی قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے اور ہم تو اس بات پر ایمان لے آئے ہیں کہ اب ہم اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔۔۔ اسی کے ساتھ ہی رسول کریمؐ پر بھی یہ وحی نازل ہوئی، قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا، [یعنی (اے نبی!) کہو میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا اور پھر (جا کر اپنی قوم سے) کہا "ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا ہے"، (الجن:۱)]۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۷۳۶: نبی کریمؐ کو جن نمازوں میں (بلند آواز کا) حکم دیا گیا آپؐ نے قراءت کی اور جن میں (خاموشی کا) حکم دیا گیا تھا ان میں سکوت کیا۔ یقیناً پروردگار بھولنے والا نہیں، اور ہمارے لیے رسول اکرمؐ کی اتباع ہی اچھی پیروی ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۳۴)۔

حدیث ۷۳۷: میرے پاس ایک شخص آیا اور بتایا کہ اُس نے رات کو "مفصلات" ایک رکعت میں پڑھیں۔ میں نے کہا کہ ایسا تو اشعار کا پڑھنا ہوتا ہے۔ آنحضرتؐ "مفصل" کی ۲۰ سورتوں کو پڑھا کرتے تھے، مگر ایک رکعت میں صرف ۲ سورتیں۔ راوی: ابن مسعودؓ۔
[نوٹ: مفصلات آخری سورتوں (الحجرات تا النّاس) کو کہا جاتا ہے۔ ان میں کی بھی بڑی سورتیں (الحجرات سے البروج) درمیانی سورتیں (الطارق سے البیّنہ) اور چھوٹی سورتیں (الزلزال سے النّاس) ہیں۔۔۔ مؤلف]۔

حدیث ۷۳۸ تا ۷۴۱: نبی کریمؐ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی دو سورتیں پڑھتے۔ پہلی رکعت میں بڑی سورت اور دوسری میں چھوٹی سورت ہوتی۔ عصر اور فجر کی نماز میں بھی ایسا ہی ہوتا۔ (پہلی حدیث ۷۳۸ میں یہ بھی ہے کہ): حضورؐ ظہر اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھتے تھے۔ خبابؓ کہتے ہیں کہ ہم کو ظہر اور عصر میں تلاوت کا اندازہ آپؐ کی داڑھی کی جنبش سے ہوتا۔ راویان: ابو قتادہؓ، ابو معمرؒ، اور خبابؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۰۸ اور ۷۲۱ تا ۷۲۴)۔

حدیث ۷۴۲ تا ۷۴۴: آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب امام (سورۃ الفاتحہ کے بعد) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ جس کی آمین ملائکہ کی آمین سے مل جائے گی وہی بخشش کا سبب بن جائے گی۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۷۴۵: میں جب آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت رکوع فرما رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ میں صف میں شامل ہوتا میں بے اختیار رکوع کی حالت میں چلا گیا۔ بعد میں اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا، "اللہ تمھارا شوق زیادہ کرے مگر آیندہ ایسا نہ کرنا"۔ راوی: حسن ابو بکرؓ۔

حدیث ۷۴۶ تا ۷۵۱: نبی اکرمؐ نماز کے لیے (ابتدا میں) تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، پھر رکوع میں جاتے تو تکبیر کہتے، رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور کھڑے ہو کر ربنا ولك الحمد کہتے، پھر جب سجدے کے لیے جھکتے تو تکبیر کہتے، سجدے سے اٹھتے تو تکبیر کہتے، پھر سجدے میں جاتے تو تکبیر کہتے اور پھر سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ آپؐ پوری نماز اسی طرح ختم فرماتے۔ راویان: عمران بن حصینؓ، ابو ہریرہؓ، مطرف بن عبد اللہ، اور عکرمہؒ۔

حدیث ۷۵۲: آپؐ کا ارشاد ہے کہ جب تم رکوع میں جاؤ تو اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیا کرو۔ راوی: مصعب سعدؓ۔

حدیث ۷۵۳: مکمل رکوع اور سجود کا ادا کرنا نماز کے لیے ضروری ہے۔ راوی: حذیفہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۱۹)۔

حدیث ۷۵۴: نبی مکرمؐ کے رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہونے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا وقفہ تقریباً برابر ہوتا۔ البتہ قیام اور قعدے طویل ہوتے تھے۔ راوی: براءؓ۔

حدیث ۷۵۵: ایک شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا لیکن اس کی نماز درست نہیں تھی تو آنحضرتؐ نے اس کو صحیح نماز کی یوں تعلیم فرمائی۔ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ، بعد اس کے جس قدر تجھے قرآن یاد ہو پڑھ۔ اس کے بعد رکوع کر۔ جب اطمینان سے رکوع کر لے تو اس کے بعد سر اٹھا کر کھڑا ہو جا۔ اس کے بعد سجدہ کر۔ جب سجدہ کر چکے تو سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا۔ اس کے بعد (دوسرا) سجدہ کر۔ جب اطمینان سے سجدہ کر چکے تو اپنی پوری نماز میں اسی طرح کر۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۷۵۶: نبی کریمؐ اپنے سجدوں میں سبحانك اللهم ربنا وبحمدك،اللهم اغفر لي پڑھا کرتے تھے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۷۵۷، ۷۵۸: حضورؐ جب سمع الله لمن حمده کہتے تو (اس کے بعد) اللهم ربنا ولك الحمد کہتے۔ (اور دوسری حدیث میں ہے کہ): جب امام، سمع الله لمن حمده کہے تو تم اللهم ربنا ولك الحمد کہو، کیوں کہ جس کا قول ملائکہ کے قول سے موافق ہو جائے گا اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور آپؐ دو سجدوں سے (فارغ ہو کر) کھڑے ہوتے تو الله اكبر کہتے تھے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۷۵۹، ۷۶۰: ابوہریرہؓ کے مطابق فجر، ظہر اور عشا میں اور انسؓ کے مطابق فجر اور مغرب میں (دعاے) قنوت کا پڑھنا سنت ہے۔ راویان: ابوسلمہؓ، ابوقلابہؓ۔

حدیث ۷۶۱: ہم ایک دن حضورؐ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ نے رکوع سے سر اٹھا کر سمع الله لمن حمده کہا تو پیچھے سے آواز آئی، ربنا ولك الحمد ، حمداً كثيراً طيباً مباركاً فيهِ (یعنی اے ہمارے پروردگار! تیرے لیے ہی تعریف ہے، بہت پاکیزہ تعریف، جس میں برکت ہے)۔ آپؐ نے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا، یہ کون تھا؟ اس شخص نے کہا، میں تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے کچھ اوپر ۳۰ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تمھارے ان کلمات کے لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔ راوی: یحییٰ بن خلادؓ۔

حدیث ۷۶۲: انسؓ جب رسول معظمؐ کی نماز کی کیفیت بیان کرتے تو خود پڑھ کر بتاتے۔ اس میں وہ رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے کہ لگتا جیسے (سجدہ کرنا) بھول گئے ہیں۔ راوی: ثابتؓ۔

حدیث ۷۶۳: نبی کریمؐ کے رکوع، رکوع کے بعد کھڑے ہونے، دونوں سجدوں اور ان کے درمیان بیٹھنے، سب کا وقت تقریباً ایک سا ہوتا۔ راوی: براءؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۵۴)۔

Siddiqui Publications

حدیث۷۶۴: مالک بن حویرثؓ نے ہمیں حضورؐ کی نماز بتانے کے لیے ایک دن خود سے نماز پڑھ کر دکھائی۔ انھوں نے پورا قیام کیا (یعنی تفصیل سے قرآن پڑھا)۔ رکوع کے بعد سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے رہے۔ دوسری رکعت کے لیے اٹھنے سے پہلے سجدے کے بعد کچھ لمحات کے لیے سیدھے بیٹھے رہے۔ راوی: ابوولابہؓ۔

حدیث۷۶۵: ابوہریرہؓ نے نماز پڑھی جس میں انھوں نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی، رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہی، رکوع سے اٹھے تو سمع اللہ لمن حمدہ اور اللھم ربنا ولك الحمد کہا، دونوں سجدوں کے لیے ہر بار تکبیر کہی۔ اسی طرح سے نماز پوری کی۔ اس کے بعد کہا کہ "اُس کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، رسول معظمؐ کی نماز بالکل ایسی ہی ہوتی تھی"۔۔۔ پھر انھوں نے یہ بھی بتایا کہ حضورؐ (رکوع سے کھڑے ہونے پر) کبھی دعا بھی فرمایا کرتے، اور کہتے "اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیع اور کمزور مسلمانوں کو (کفار مکہ کے ظلم سے) نجات دے۔ اے اللہ! اپنی پامالی (قبیلہ) مضر پر سخت کر دے اور اس کو ان پر قحط سالیاں بنا دے، جیسے یوسفؑ کی قحط سالیاں۔۔۔ اس زمانے میں مضر کے مشرقی لوگ آپؐ کے بہت مخالف تھے۔ راوی: ابوبکر بن عبدالرحمٰنؓ۔

حدیث۷۶۶: ایک بار رسول اللہ گھوڑے سے گر پڑے۔ لوگ آپ کی خدمت میں عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔ اس وقت نماز کا وقت آ گیا، تو حضورؐ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر آپؐ نے ہمیں فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم ایسے ہی کرو۔ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولك الحمد کہو۔ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ راوی: سفیان زہریؒ۔

حدیث۷۶۷: (یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ): ایک مرتبہ رسول اکرمؐ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے؟ حضورؐ نے فرمایا یقیناً ایسے دیکھ سکو گے جیسے تم آج شب بدر کے (پورے) چاند کو اور دن میں سورج کو دیکھتے ہو۔۔۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ، قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ جو دنیا میں جس کے ساتھ تھا وہ اسی کے ساتھ ہو جائے۔ چناں چہ کوئی آفتاب کے ساتھ ہو جائے گا اور کوئی چاند کے ساتھ، تو کوئی بتوں کے ساتھ ہو لے گا۔ ایمانداروں کا گروہ باقی رہ جائے گا اور اس میں منافقین بھی شامل ہو جائیں گے۔

لیکن جب اللہ منافقین سے سوال کرے گا کہ کیا تم لوگ مجھے پہچانتے ہو؟ تو وہ انکار کر دیں گے۔ پھر ہمارا پروردگار ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے۔ اس کے بعد تمام پیغمبر اپنی امتوں کے ساتھ ایک پل سے گذریں گے جن میں پہلا میں ہوں گا۔ اس دن سوائے پیغمبروں کے کوئی بول نہ سکے گا۔۔۔ جہنم میں 'سعدان' کے کانٹوں کی طرح کے آنکڑے ہوں گے۔ وہ آنکڑے لوگوں کے اعمال کے مطابق لوگوں کو اچکیں گے۔ ان سے گر کر کوئی مکمل ہلاک ہو جائے گا اور کوئی زخموں کے سبب ٹوٹ پھوٹ جائے گا۔ جب اللہ دوزخیوں میں سے جس پر مہربانی کرنا چاہے گا انھیں وہاں سے نکالنے کا حکم دے گا۔ فرشتے انھیں سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے کیوں کہ اللہ نے ایسوں کے لیے آگ کو حرام کر دیا ہے۔ راوی: عطابن یزید لیثیؒ۔

حدیث ۷۶۸: نبی کریمؐ جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان اتنی کشادگی رکھتے کہ آپؐ کے بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی تھی۔ راوی: عبداللہ بن مالک بن بحینہؓ۔

حدیث ۷۶۹: حذیفہؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نہ اپنے رکوع پورے کرتا ہے اور نہ سجدے۔ نماز ختم ہونے پر انھوں نے اس کہا کہ تو نے نماز (صحیح) نہیں پڑھی۔ اور غالباً یہ بھی کہا کہ اگر تو مر جائے تو محمد رسول اللہ کے خلاف طریقے پر مرے گا۔ راوی: ابووائلؓ۔

حدیث ۷۷۰، ۷۷۱: نبی مکرمؐ نے سات اعضا کے بل سجدہ کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ وہ ۷ عضو ہیں، پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، اور دونوں پیر۔۔۔ اور یہ بھی فرمایا کہ کوئی (نماز کے بیچ) بالوں کو نہ سنوارے اور نہ ہی کپڑوں کو سمیٹے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۷۷۲: ہم نبی کریمؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، تو آپؐ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے (یعنی رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہو جاتے) تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ (سجدے کے لیے) نہ جھکاتا جب تک کہ حضورؐ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ لیتے۔ راوی: عبداللہ بن یزیدؓ۔

حدیث ۷۷۳: (سجدہ اور ۷ اعضا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۷۷۰، ۷۷۱۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۷۷۴: ابوسعید خدریؓ، شب قدر سے متعلق ایک سوال پر بیان کرتے ہیں کہ، رسول معظمؐ نے ایک مرتبہ رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا۔ اس عرصے میں جبرئیلؑ حضورؐ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کو جس (شب قدر) کی تلاش ہے وہ اگلے عشرے میں ہے۔ لہٰذا آپؐ نے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ پھر جبرئیلؑ، آنحضرتؐ کے پاس آئے اور کہا کہ آپؐ کو جس کی تلاش ہے وہ اگلے عشرے میں ہے۔ پس بیسویں رمضان

کو حضورؐ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ دوبارہ کرے۔ کیوں کہ میں نے شب قدر کو دیکھ لیا ہے۔ اور مجھے یہ یاد ہے کہ یہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔۔۔ اتنے میں موسم ابر آلود ہوا اور بارش شروع ہو گئی۔ اس وقت مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی تھی۔ چناں چہ جب نبی کریمؐ نے نماز پڑھائی تو رسول اللہ کی پیشانی پر کیچڑ لگا ہوا تھا۔ یوں آپؐ کے خواب کی اسی وقت تصدیق بھی ہو گئی۔ راوی: ابو سلمہؓ۔

حدیث ۷۷۵: لوگ رسول اکرمؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو ان میں سے کچھ لوگ تہہ بندوں کے چھوٹا ہونے کے باعث انھیں اپنی گردنوں پر ڈال لیتے تھے۔ لہٰذا عورتوں سے کہہ دیا گیا تھا کہ جب تک مرد سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جائیں اس وقت تک تم اپنے سر (سجدے سے) نہ اٹھانا۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۷۷۶، ۷۷۷: (سجدہ اور ۷ اعضا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۷۷۰، ۷۷۱۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۷۷۸: رسول مکرمؐ اکثر اپنے رکوع و سجود میں سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لي کہا کرتے تھے۔ آپؐ ایسا قرآن کے حکم کی تعمیل میں کرتے تھے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۷۷۹: ہم اسلام لانے کے بعد آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تم اہل و عیال میں واپس جاؤ تو نماز اپنے اوقات پر پڑھا کرنا۔ اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی اذان دے۔ اور تم میں سے بڑا تمھاری امامت کرے۔ راوی: مالک بن حویرثؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۹۸)۔

حدیث ۷۸۰: رسول خدا کے رکوع و سجود اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا وقت تقریباً برابر ہی ہوتا تھا۔ راوی: براءؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۵۴ اور ۷۶۳)۔

حدیث ۷۸۱: آنحضورؐ جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو اتنا کھڑا رہتے کہ لگتا (کچھ) بھول گئے ہیں۔ اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھے رہتے تھے۔ کہ (لوگ سمجھتے) دوسرا سجدہ کرنا بھول گئے ہیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۷۸۲: ارشاد نبیؐ ہے کہ سجدوں میں اعتدال کرو۔ اور کوئی شخص اپنی کہنیاں زمین پر ایسا نہ بچھائے جیسا کہ کتا بچھاتا ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث ۷۸۳، ۷۸۴: آنحضرتؐ جب اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تھے تو سجدوں کے بعد جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے، کھڑے نہ ہوتے۔ راوی: مالک بن حویرث لیثیؓ۔

حدیث ۷۸۵، ۷۸۶: (نبی کریمؐ کی نماز کا مظاہرہ: پہلی حدیث میں ابو سعیدؓ نے روایت کیا اور دوسری حدیث میں حضرت علیؓ نے فرمایا)۔۔۔(آنحضورؐ کی نماز یہ تھی کہ): جب آپؐ سجدے کرتے تو تکبیر کہتے اور ۲ رکعتوں کے بعد اٹھتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے۔ راویان: سعید بن حارثؓ، مطرفؓ۔

حدیث ۷۸۷: عبداللہ بن عمرؓ جب نماز میں بیٹھتے تو چار زانو ہو کر (یعنی آلتی پالتی) بیٹھتے، لہٰذا میں نے بھی ایسے ہی کیا۔ میں کم عمر تھا تو مجھے عبداللہ بن عمرؓ نے منع کیا اور کہا کہ نماز میں بیٹھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اپنے داہنے پیر کو کھڑا کر لو اور بائیں پیر کو دوہرا کر کے (اس پر) بیٹھو۔ میں نے کہا آپ تو ایسا نہیں کرتے۔ بولے (میں بوڑھا ہو چکا ہوں) میرے پیر کمزور ہو گئے ہیں، میرا بار برداشت نہیں کرتے۔ راوی: عبداللہ بن عبداللہؓ۔

حدیث ۷۸۸: ابو حمیدؓ نے ہمیں بتایا کہ آنحضرتؐ نے جب تکبیر (تحریمہ) پڑھی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے شانوں تک اٹھایا۔ جب آپؐ نے رکوع کیا تو اپنی پیٹھ کو جھکا دیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر جما لیا۔ رکوع سے سر اٹھایا تو مکمل سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جب سجدہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیے۔ نہ ان کو بچھائے ہوئے تھے نہ ان کو سمیٹے ہوئے تھے۔ پیر کی انگلیاں قبلہ رخ تھیں۔ جب بیٹھے تو اپنے بائیں پیر پر بیٹھے اور دائیں کو کھڑا کر لیا۔ اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پیر کو کچھ آگے کر لیا اور اپنی نشست گاہ کے بل بیٹھے۔ راوی: محمد بن عمرو بن عطاؒ۔

حدیث ۷۸۹، ۷۹۰: ایک دن حضورؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو پہلی ۲ رکعتوں کے ختم پر قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے (بھولے سے) کھڑے ہو گئے۔ جب نماز مکمل ہوئی تو لوگ سلام پھیرنے کے منتظر ہوئے۔ لیکن آپؐ نے بیٹھے بیٹھے ہی تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے ۲ سجدے (سہو) کیے، اور پھر سلام پھیرا۔ راوی: عبداللہ بن بحینہؓ۔

حدیث ۷۹۱: ارشاد نبی اکرمؐ ہے کہ جب تم نماز کے قعدہ میں بیٹھو تو پڑھو التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين (یعنی تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو اے نبیؐ آپ پر، اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں بھی، اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے بندوں پر)، کیوں کہ جب تم یہ

Siddiqui Publications

کہوگے تو یہ دعا اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی، خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں، (اور پڑھو) أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله (یعنی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں)۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۷۹۲: رسول معظمؐ نماز میں یہ دعا فرماتے تھے۔ اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر وأعوذ بك من فتنة المسيح الدجال وأعوذ بك من فتنة المحيا وفتنة الممات اللهم إني أعوذ بك من المأثم والمغرم (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، دجال کے شر سے، زندگی و موت کے فتنوں سے اور ہر طرح کے گناہ اور قرض سے)۔ کسی نے آپؐ سے پوچھا آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں، ایسا کیوں؟ حضورؐ نے فرمایا جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۷۹۳: میں نے نبی کریمؐ سے عرض کیا کہ مجھے ایسی دعا تعلیم فرمایئے جو میں نماز میں پڑھ لیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا یہ پڑھ لیا کرو، اللهم إني ظلمت نفسي ظلماً كثيراً ولا يغفر الذنوب إلا أنت فاغفر لي مغفرةً من عندك وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم (یعنی اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیے ہیں اور تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا، پس تو اپنی خاص مغفرت سے میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی بہت مغفرت اور رحم کرنے والا ہے)۔ راوی: حضرت ابو بکر صدیقؓ۔

حدیث ۷۹۴: (التحیات پڑھنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر کی حدیث ۷۹۱۔ راوی: عبداللہ ابن مسعودؓ۔

حدیث ۷۹۵: میں نے رسول خدا کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ یہاں تک کہ مٹی کا دھبہ آپؐ کی پیشانی پر دیکھا۔ راوی: یحییٰ ابو سلمہؓ۔

حدیث ۷۹۶: امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرتؐ جب نماز ختم کر لیتے تو سلام کے بعد کچھ دیر ٹھہرے رہتے تاکہ پہلے خواتین اٹھ کر واپس اپنے گھروں کو چلی جائیں۔ راوی: ہندہ بنت حارثؓ۔

حدیث ۷۹۷: ہم نے حضورؐ کے ساتھ نماز پڑھی اور ساتھ سلام پھیرا۔ راوی: عتبان بن مالکؓ۔

حدیث ۷۹۸: (عتبانؓ کے گھر نماز): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۱۰، ۴۱۱ اور ۶۳۳۔ راوی: محمود بن ربیعؓ۔

حدیث ۷۹۹، ۸۰۰: نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر (کا طریقہ) رسول کریمؐ کے زمانے میں رائج تھا۔ تکبیر کی آواز سے میں جان لیتا تھا کہ اب جماعت کی نماز ختم ہو چکی ہے۔ راوی ابن عباسؓ۔

حدیث ۸۰۱: آنحضرتؐ کے پاس کچھ غریب لوگ پہنچے اور عرض کیا کہ مالدار تو ہر طرح سے مزے میں ہیں۔ وہ نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں۔ اپنے مال کے سبب حج بھی کرتے ہیں، عمرے کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ بھی دیتے ہیں۔ نبی کریمؐ نے فرمایا میں تم کو ایسی بات

بتاتاہوں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو تم بھی ان لوگوں تک پہنچ جاؤ گے اور تمام لوگوں میں بہتر ہو جاؤ گے۔ تم ہر نماز کے بعد ۳۳بار سبحان اللہ (تسبیح)، ۳۳بار الحمد للہ (تحمید)، اور ۳۳بار اللہ اکبر (تکبیر) پڑھا کرو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۸۰۲: نبی اکرمؐ ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے، لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد، (یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت اور اسی کی تعریف ہے، اور وہ ہر بات پر قادر ہے، اے اللہ! جو کچھ تو دے تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں، اور جو چیز تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں، اور کوشش والے کی کوشش تیرے سامنے کچھ فائدہ نہیں دیتی)۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث ۸۰۳: آنحضرتؐ جب نماز پڑھ چکتے تو اپنا منہ ہماری طرف پھیر لیتے۔ راوی: سمرہ بن جندبؓ۔

حدیث ۸۰۴: رسول اللہ نے حدیبیہ میں رات کی بارش کے بعد صبح فجر کی نماز پڑھائی اور اپنا منہ لوگوں کی طرف کر کے فرمایا، اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے بندوں میں کچھ لوگ مومن بنے اور کچھ لوگ کافر۔ جنھوں نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی اور ستاروں کے منکر ہوئے، تو ایسے لوگ مومن بنے۔ لیکن جنھوں نے کہا کہ ہم پر فلاں ستارے کے سبب سے بارش ہوئی، تو انھوں نے ستاروں پر ایمان رکھا اور میرے منکر بنے۔ راوی: زید بن خالد جہنیؓ۔

حدیث ۸۰۵: ایک شب رسول خدا نے عشا کی نماز میں تاخیر کر دی۔ پھر تشریف لائے اور جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف منہ کر کے فرمایا جب تک تم لوگوں نے نماز کے لیے انتظار کیا تو گویا وہ وقت بھی نماز میں رہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۷۱)۔

حدیث ۸۰۶: (جماعت کے بعد خواتین کی روانگی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۷۹۶۔ راوی: ہندہ بنت حارثؓ۔

حدیث ۸۰۷: میں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو جلدی سے کھڑے ہوئے اور ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔ پھر واپس ہوئے اور فرمایا کہ نماز میں مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس سونا ہے۔ میں نے برا سمجھا کہ اس کی موجودگی میں میری شام ہو۔ تو میں نے اس کو تقسیم کرنے کا حکم دیا۔ راوی: عقبہؓ۔

حدیث۸۰۸: عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ یہ ایک طرح سے شیطانی خیال ہو گا اگر کوئی اس بات پر اصرار کرے کہ نماز ختم کرنے کے بعد دائیں جانب سے ہی لوٹنا ضروری ہے کیوں کہ میں نے نے حضورؐ اکرمؐ کو بائیں رخ سے لوٹتے بھی بارہا دیکھا ہے۔ راوی: عمارہ بن عمیرؓ۔

حدیث ۸۰۹ تا ۸۱۲: فرمان نبیؐ ہے کہ جو شخص کچا لہسن کھائے (تو اس کی بو کے ساتھ) وہ ہماری مسجد میں ہم سے نہ ملے (تیسری حدیث میں یہ بھی ہے کہ) حضورؐ نے ایسی سبزیاں جن میں تیز بو ہو تو اسے کھانے سے بھی یہ کہہ کر پرہیز کیا کہ میں ذات اعلیٰ کی مناجات کرتا ہوں۔ راویان: جابر بن عبداللہؓ، ابن عمرؓ۔

حدیث۸۱۳: ابن عباسؓ کا کہنا ہے کہ نبی کریمؐ ایک قبر منبوذ (علاحدہ اکیلی قبر) پر تشریف لے گئے اور وہاں پر باجماعت نماز (جنازہ) ادا فرمائی۔ راوی: سلیمان شیبانیؒ، شعبیؒ۔

حدیث۸۱۴: ارشاد نبیؐ ہے کہ جمعہ کے دن ہر (مسلمان) بالغ پر غسل واجب ہے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث۸۱۵: میں ایک شب اپنی خالہ حضرتہ میمونہؓ کے گھر میں سویا۔ نبی مکرمؐ اس رات ان ہی کے ہاں تھے۔ آپؐ نے عشا کی نماز مسجد میں ادا کی۔ پھر اپنے گھر آئے اور ۴ رکعتیں پڑھ کر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ میں بھی (وضو کر کے) آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے مجھے اپنی دائیں جانب کر لیا اور ۵ رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد ۲ رکعت فجر کی (سنت) پڑھیں اور پھر لیٹ گئے۔ پھر آپؐ فجر کی فرض پڑھنے کے لیے مسجد تشریف لے گئے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۸، ۱۸۲)۔

حدیث۸۱۶: میری دادی ملیکہؓ نے آنحضرتؐ کو کھانے کی دعوت دی جسے آپؐ نے قبول فرمالیا۔ کھانے کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ کھڑی ہو جاؤ میں تمھیں نماز پڑھا دیتا ہوں۔ چناں چہ دو رکعت نماز پڑھی گئی جس میں ایک بچہ بھی موجود تھا۔ میری دادی پیچھے کھڑی رہیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۸۱۷: رسول مکرمؐ منیٰ میں کھلی جگہ پر نماز پڑھا رہے تھے۔ میں اپنی گدھی پر سوار سامنے کی طرف سے داخل ہوا۔ گدھی کو وہیں چھوڑا اور صفوں کے آگے سے گذر کر صف میں شامل ہو گیا۔ میں اس وقت تک بالغ نہیں ہوا تھا۔ لہٰذا کسی نے مجھے ایسا کرنے پر نہیں ٹوکا۔ راوی: عبداللہ ابن عباسؓ۔

حدیث۸۱۸: (عشا میں تاخیر): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۳۷۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۸۱۹: ایک عید کے موقع پر آنحضرتؐ خطبے کے بعد عورتوں کی طرف بھی گئے اور انہیں نصیحت فرمائی کہ صدقہ دیا کرو۔ اس کا جواب فوری ملا اور بلالؓ نے اس کو اپنی چادر میں جمع کیا۔ راوی: عبد الرحمٰن بن عابسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۸)۔

حدیث ۸۲۰: رسول اکرمؐ نے عشا کی نماز میں تاخیر کر دی۔ حضرت عمرؓ، حضور کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ عورتیں اور بچے سب سو چکے۔ آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ زمین والوں میں سوائے تمھارے کوئی اس نماز کا منتظر نہیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۳۷)۔

حدیث ۸۲۱: ارشاد نبویؐ ہے کہ جب تم سے تمھاری عورتیں رات کو مسجد جانے کی اجازت مانگیں تو انھیں اجازت دے دو۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۸۲۲: حضورؐ کے زمانے میں جوں ہی فرض نماز ختم ہوتی اس کے فوراً ہی بعد خواتین واپسی کے لیے اٹھ کھڑی ہوتیں۔ آپؐ اور سب لوگ ٹھہرے رہتے۔ پھر جب آنحضرتؐ کھڑے ہوتے تب سب لوگ اٹھتے۔ راوی: حضرت امّ سلمہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۹۶، ۸۰۶)۔

حدیث ۸۲۳: رسول خدا جب فجر کی نماز پڑھ چکتے تو عورتیں جو چادروں میں لپٹی ہوتیں فوراً واپس چل پڑتیں۔ اندھیرے کے سبب وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۸۲۴: آپؐ نے فرمایا کہ میں نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس میں طول دوں لیکن بچوں کے رونے کی آواز سن کر میں اپنی نماز میں تخفیف کر دیتا ہوں۔ میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ ان کی ماؤوں پر سختی کروں۔ راوی: ابو قتادہ انصاریؓ۔ دیکھیں حدیث ۶۷۰ تا ۶۷۳)۔

حدیث ۸۲۵: (میں خیال کرتی ہوں کہ) نبی کریمؐ کو اگر ان عورتوں کی حالت معلوم ہو جاتی تو یقیناً وہ ان کو مسجد جانے سے روک دیتے، جس طرح نبی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۸۲۶: (جماعت کے بعد خواتین کی روانگی): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۸۲۲۔ راوی: حضرت امّ سلمہؓ۔

حدیث ۸۲۷: (ملیکہؓ کے گھر نماز): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۸۱۶۔ راوی: انسؓ۔

حدیث ۸۲۸: رسول خدا، فجر کی نماز کچھ اندھیرے میں پڑھتے تھے، تو خواتین جب واپس ہوتیں تو اندھیرے کے سبب پہچانی نہ جاتیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۸۲۹: (عورتوں کی جماعت میں شرکت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۸۲۱۔ راوی: ابن عمرؓ۔